# آغا خان یونیورسٹی ایگزامینیشن بورڈ

## ایچ ایس ایس سی سال دوم جون 2017 اُردو (لازمی) امتحان کے مارکنگ نکات

### تعارف:

اس رپورٹ میں طلبہ کے ہر سوال کی کارکردگی پر عمومی تاثرات اور طلبہ کے جوابات کی چند مخصوص مثالیں، جو دیے گئے تاثرات کی توجیہ کرتی ہیں، شامل ہیں۔ برائے مہربانی اس بات کو مدِّ نظر رکھا جائے کہ یہ بیانیہ تاثرات ای مارکنگ سیشن سے جمع کیے گئے ہیں جو بہتر اور کمزور جوابات کے عمومی خیال کو ظاہر کرتے ہیں جبکہ ، اس دستاویز میں شامل کیے گئے طالبِ علموں کے جوابات دیے گئے تاثرات میں سے چند مخصوص مثالوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔

### ای مارکنگ نوٹس:

یہ رپورٹ پرچے میں شامل ہر سوال پہ طلبہ کی کارکردگی پر ممتحِنوں کی رائے اور طلبہ کی طرف سے دیے گئے جوابات کی چند مثالوں پر مشتمل ہے۔ یہ رائے طلبہ کی طرف سے دیے گئے اچھے اور کمزور جوابات کے بارے میں ای مارکنگ میں حصّہ لینے والے ممتحِنوں کے مجموعی تاثر کی بنیاد پر مرتب کی گئی ہے، لیکن یہ ذہن میں رہے کہ یہاں پیش کیے گئے طلبہ کے جوابات صرف مثال کے طور پر دیے گئے ہیں۔

ایچ ایس ایس سی سال دوم کا اردو لازمی پرچہ دوم / II چار سوالات پر مشتمل ہے۔ سوال نمبر ایک کے چار جُز ہیں جب کہ سوال نمبر دو کے پانچ جُز ہیں۔، یہ دونوں سوالات نصاب میں شامل ' مجموعہ نظم و نثر ' کا احاطہ کرتے ہیں۔ پرچے کے اس حصّے میں CRQ کے ذریعے طلبہ کی لغوی اور گہری معنوی سمجھ بوجھ کے ساتھ ان کی استدلالی صلاحیت کی بھی جانچ ہوتی ہے۔ سوال نمبر تین اور چار ERQ ہیں جو بالترتیب تخلیقی تحریر اور خط نویسی سے متعلق ہیں۔ اس تحریری امتحان میں لکھے گئے مواد کی مناسبت، درست زبان کے استعمال، جملوں اور پیراگراف کے درمیان ربط اور خط یا مضمون کی درست ساخت کے استعمال کی جانچ ہوتی ہے۔

اساتذہ اور طلبہ کو علم ہونا چاہیے کہ سوال ایسے انداز میں پوچھا جاسکتا ہے جس سے کسی SLO کے مطابق ان کی معلومات، سمجھ بوجھ اور علم کے اطلاق کی بھی کی جانچ کی جاسکتی ہو۔

طلبہ کو یہ جاننے کی ضرورت ہے کہ کسی بھی سوال کو دیے گئے مارکس / نمبرات دراصل جواب لکھنے کے لیے مہیا کی گئی جگہ کے مطابق ہوتے ہیں جو اس بات کی نشان دہی کرتے ہیں کہ مطلوبہ جواب کتنا طویل ہونا چاہیے۔ زیادہ مارکس / نمبرات کے حصول کے لیے غیر ضروری طوالت درکار نہیں۔ مخصوص جگہ سے زیادہ لکھنا دوسرے سوالات کے لیے دیے گئے وقت کو ضائع کرنے کا سبب بن سکتا ہے۔

طلبہ کے لیے ضروری ہے کہ وہ SLOs میں استعمال ہونے والے Command Words / کلماتِ امریہ سے واقف ہوں کیوں کہ یہی Command Words / کلماتِ امریہ سوالات میں بھی استعمال ہوتے ہیں۔ اگرچہ یہ جاننا بھی ضروری ہے کہ تمام سوالات میں Command Words / کلماتِ امریہ استعمال نہیں ہوتے اور "کیوں"، "کیا" اور "کیسے" جیسے سوالیہ الفاظ بھی سوالات کا حصّہ ہوسکتے ہیں۔

## تفصیلی تاثرات:

**سوال نمبر 1:**

(الف) جب دیکھا کہ ان کی بے لیاقتی اور جاہلانہ سینہ زوری ترقیِ سلطنت میں خلل انداز ہے، تو آپ نے کام کو سنبھالا۔ اس حالت میں جو کچھ کرتا تھا، امرائے تجربہ کار اور معاملہ فہم عالموں کی صلاح سے کرتا تھا۔ جب کوئی مہم پیش آتی یا اثنائے مہم میں کوئی نئی صورت واقع ہوئی یا کوئی انتظامی امر آئینِ سلطنت میں جاری یا ترمیم ہوتا تو امرائے دولت کو جمع کرتا۔ ہر شخص کی رائے کو بے روک سنتا اور سناتا اور اتفاقِ رائے اور صلاح اور اصلاح کے ساتھ عمل درآمد کرتا اور اس کا نام مجلسِ گنگاش تھا۔

درج بالا عبارت شہنشاہ اکبر کی شخصیت کی کن خوبیوں کو نمایاں کر رہی ہے؟ دو نکات میں واضح کیجیے۔

**بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

طلبہ کی قلیل تعداد نے درست اور بہتر انداز میں تحریر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کچھ طلبہ نے اپنی معلومات کی بنا پر بمعہ حوالہ مصنّف اور سیاق وسباق جواب میں وضاحت کی ہے۔ یہ اس بات کی نشاندہی ہے کہ ان طلبہ نے اس سبق کا مطالعہ دلچسپی کے ساتھ کیا ہے۔ بہتر مثالوں میں مشکل الفاظ کی وضاحت نظر آتی ہے۔ بہت آسان سوال تھا لیکن طلبہ کی بہت کم تعداد ایسی تھی جس نے شہنشاہ اکبر کی شخصیت کی خوبیوں کو واضح انداز میں تحریر کیا۔ دورانِ جواب طلبہ کی قلیل تعداد نے بہتر الفاظ کے ساتھ جواب تحریر کیا۔ دی گئی سطور کا درست استعمال کیا ہے۔

## مثال:

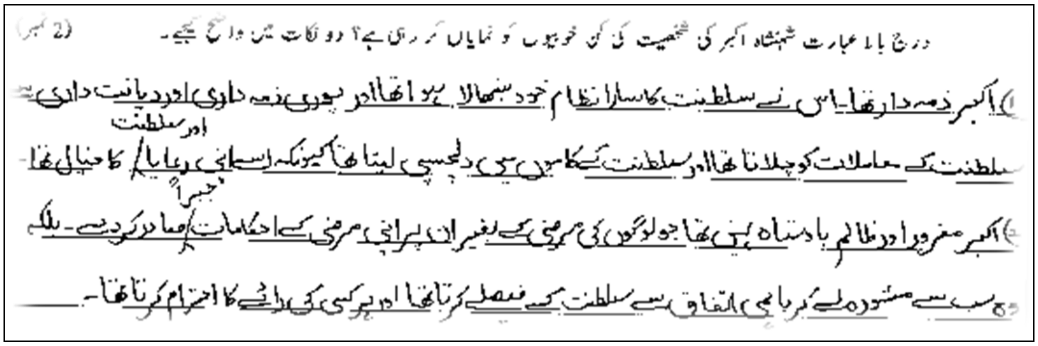

درج بالا عبارت شہنشاہ اکبر کی شخصیت کی کن خوبیوں کو نمایاں کر رہی ہے؟ دو نکات میں واضح کیجیے۔ (2 نمبر)

1) اکبر ذمہ دار تھا۔ اس نے سلطنت کا سارا نظام خود سنبھالا ہوا تھا اور پوری ذمہ داری اور دیانت داری سے اور سلطنت کے معاملات کو چلاتا تھا اور سلطنت کے کاموں میں دلچسپی لیتا تھا کیونکہ اسے اپنی رعایا کا خیال تھا

2) اکبر مغرور اور ظالم بادشاہ نہیں تھا جو لوگوں کی مرضی کے بغیر ان پر اپنی مرضی کے احکامات جاری کر دے۔ بلکہ وہ سب سے مشورہ لے کر باہمی اتفاق سے سلطنت کے فیصلے کرتا تھا اور ہر کسی کی رائے کا احترام کرتا تھا۔

- **ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

طلبہ کی اکثریت اس سوال کا درست جواب نہیں دے سکی۔ طلبہ کی اکثریت مشکل الفاظ جیسے اصرائے تجربہ کار، آئینِ سلطنت کی وضاحت کرنے سے قاصر رہی۔ طلبہ عبارت کو پڑھ کر اس کے مطابق جواب دینے سے قاصر رہے۔ کچھ طلبہ کے جواب کی وضاحت بالکل غیر متعلقہ ہے۔ تحریر کردہ جواب کا املا بھی غلط تھا۔ ذخیرۂ الفاظ بھی مناسب استعمال نہیں کیا ہے۔ بعض طلبہ نے بالکل غیر متعلق جواب تحریر کیا۔ دی گئی سطور کا درست استعمال کیا ہے۔ کچھ طلبہ نے اکبر کی ان خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے جو کتاب یا مضمون میں تو موجود ہیں لیکن مذکورہ پیراگراف میں اس کا ذکر نہیں ہے۔

## مثال:

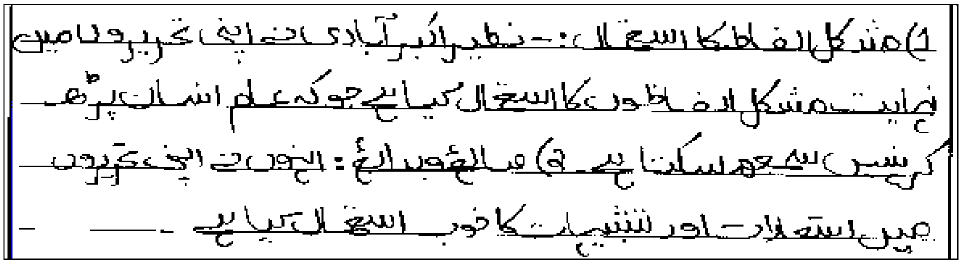

1) مشکل الفاظ کا استعمال:- نظیر اکبر آبادی نے اپنی تحریروں میں نہایت مشکل الفاظوں کا استعمال کیا ہے جو کہ عام انسان پڑھ کر نہیں سمجھ سکتا ہے۔ 2) مبالغہ آرائی: انہوں نے اپنی تحریروں میں استعارات اور تشبیہات کا خوب استعمال کیا ہے۔

**تجاویز:**

- طلبہ کو اس بات کا دراک ہونا چاہیئے کہ جواب دیتے وقت وہ سوال کو بغور پڑھیں۔
- اس سلسلے میں اساتذہ ایسی سرگرمیوں کا اہتمام کریں جس میں سوال کو سمجھ کر جواب لکھنے کی عادت طلبہ میں پروان چڑھے۔

(ب) خواجہ حسن نظامی کے مضمون ''مچھر'' کا مرکزی خیال تحریر کیجیے۔ نیز یہ بھی بتائیے کہ یہ تحریر کس صنفِ ادب سے تعلق رکھتی ہے؟

## بہتر جواب:

### بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

اس سوال کو طلبہ کی اکثریت نے بہتر انداز میں حل کیا۔ طلبہ نے پوچھے گئے سوال کو سمجھ کر جواب دیا ہے۔ غلطی سے پاک تحریر یا صرف دو غلطیاں کی گئیں۔ جملوں میں ربط اور تسلسل موجود تھا۔

دی گئی سطور کا درست استعمال کیا ہے۔ موضوع سے مطابقت رکھتے ہوئے الفاظ کا بہتر چناؤ کیا گیا تھا۔ کچھ طلبہ نے اس سوال کا دوسرا حصّہ بھی حل کیا۔ صنفِ ادب کے متعلق بھی انھوں نے تحریر کیا۔

## مثال:

یہ تحریر انشائیہ ہے۔
مرکزی خیال:
اس میں ہمیں یہ بتایا جا رہا ہے کہ کسی بھی چیز کو معمولی اور
حقیر نہیں سمجھنا چاہیے۔ اور دوسری بات یہ ہے کہ جس طرح مچھر متحد ہو کر
حملہ کرتے ہیں اسی طرح معاشرے میں لوگوں کو بھی متحد ہو جانا چاہیے
جس سے دوسرے بڑی طاقتیں ان کا مقابلہ نہیں کر سکیں گی۔

### ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ سوال کی تفہیم نہیں کر سکے۔ غلطی سے پاک تحریر پیش نہیں کر سکے۔ دو سے زیادہ املا کی اغلاط تھیں۔ جملوں میں ربط اور تسلسل نہیں تھا۔ بے ربط جملوں نے بھی تاثر کو کم کر دیا۔ موضوع سے مطابقت رکھتے ہوئے الفاظ کا بہتر چناؤ بھی نہیں کر سکے۔ طلبہ نے سوال کے دوسرے حصّے کو حل نہیں کیا۔ صنفِ ادب کے متعلق بھی انھوں نے غلط جوابات تحریر کیے۔ بعض طلبہ نے بالکل غیر متعلق جواب تحریر کیا۔ ذخیرہ الفاظ اور املا کا معیار قابلِ گرفت رہا۔ اکثر طلبہ 'مچھر' کے بنیادی مرکزی نکات لکھنے سے قاصر رہے۔

**مثال:**

افسانہ مجسمہ میں غلام عباس نے بہت ہی خوبصورتی سے جذبِ مادری
کو بنایا ہے۔ انھوں نے ماؤں کا حوالہ دے کر اس بات کو
ثابت کردیا کہ چاہے دونوں ماؤں مائیں کتنا بھی لڑتی جھگڑتی
ہوں جب بات ان کی اولاد کی آئی تو وہ سارے جھگڑے
بھول کر صرف مائیں رہ گئی۔

**تجاویز:**

- ❖ نثری مضامین پڑھانے کے ساتھ ساتھ طلبہ کو یہ مشق کرائی جائے کہ یہ سبق اُردو ادب کی کس صنف سے تعلق رکھتا ہے۔
- ❖ سبق میں موجود مشکل الفاظ کے معانی و مفہوم جماعتی سرگرمی کے طور پر بذریعہ لغت گروہ میں کروائے جائیں۔

سر سیّد سے 'معقولات' الگ کر لیجیے تو کچھ نہیں رہتے۔ نذیر احمد بغیر مذہب کے لقمہ نہیں توڑ سکتے۔ شبلی سے تاریخ لے لیجیے تو قریب قریب کورے رہ جائیں گے۔ حالی بھی، جہاں تک نثر کا تعلق ہے، سوانح نگاری کے ساتھ چل سکتے ہیں، لیکن آقائے اُردو یعنی پروفیسر آزاد صرف انشا پرداز ہیں جن کو کسی اور سہارے کی ضرورت نہیں۔ بہر حال ارکانِ خمسہ کی تجویز آپ کے سامنے ہے، اسی سلسلے میں آپ دیکھیں گے کہ جدید شاعری جس کے ''آدم'' حالی سمجھے جاتے ہیں، غالباً اِس کی داغ بیل سب سے پہلے آزاد نے ڈالی تھی۔

i۔ مصنّف کی ارکانِ خمسہ سے کیا مراد ہے؟

ii۔ مولانا محمد حسین آزاد کی کون سی خوبی بیان کی گئی ہے؟ اس کی وضاحت **تین** نکات میں کیجیے۔

**بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

طلبہ کی اکثریت نے عناصر خمسہ ادب کی تعریف درست لکھی۔ مولانا محمد حسین آزاد کی خوبی تفصیل سے بیان کی۔ طلبہ نے سوال کا جواب اپنے انداز سے سمجھ کر تحریر کیا۔ پانچ نکات کے علاوہ اپنی رائے کا بھی اظہار کیا ہے۔ طرزِ تحریر کی خوبی بھی بیان بھی کی۔ کم از کم چار جملوں میں ربط و تسلسل تھا۔ ذخیرۂ الفاظ کا بہتر انتخاب تھا۔

**مثال نمبر1:**

i- خمسہ سے مراد پانچ ہے۔ ارکانِ خمسہ یا عناصرِ خمسہ سے مراد وہ پانچ شخصیات ہیں (سر سید احمد
خان، ڈپٹی نذیر احمد، الطاف حسین حالی، شبلی نعمانی، محمد حسین آزاد) جنہوں نے اردو ادب میں نہایت
معیاری کام کیا، اس کو جان بخشی، اور اپنی تصنیفات اور کلام کے ذریعے اردو ادب کو اس مقام پر
پہنچایا کہ وہ دوسری ترقی یافتہ زبانوں کے مقابل کھڑی ہو گئی۔

ii- ۱- جہاں دوسرے مصنفین نے زیادہ تر ایک صنف میں کام کیا جو ان کی پہچان بن گئی۔ آزاد ایک ایسے
انشاپرداز تھے جو محض ایک صنف سے منسلک نہ تھے۔ ۲- آزاد جس صنف میں بھی طبع آزمائی یا کام
کرتے، ان کے کام کا معیار ایسا ہوتا تھا کہ کوئی دوسرا ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔ وہ بھلے کم کام کرتے
لیکن معیاری کام کرتے۔ ۳- یہاں تک کہ اگر آزاد مختصر یا چھوٹی کہانیاں بھی لکھتے تو وہ اتنی بہترین
ہوتیں کہ ان سے بہتر کام کوئی اور کر ہی نہیں سکتا۔ ان کا بے ساختہ انداز، شعریت اور رنگینی سے لبریز انداز
بیان اور حسن معنوی اور حسن صوری سے بھرپور زبان ان کی قابلیت کا ثبوت ہے۔ شاعری کو غزل کے چنگل سے نکال کر قومی نظموں
کی راہ پر لانے میں ان کا بڑا کردار ہے۔

**ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

طلبہ کی بہت کم تعداد ایسی تھی جس نے سوال کو سمجھے بغیر جواب تحریر کیا۔ املا کی زیادہ اغلاط کیں جس نے تاثر کو مزید کم کر دیا۔ ذخیرۂ الفاظ کا استعمال موقع محل کے مطابق نہیں کیا۔ تحریر کیے جانے والے جملوں میں ربط و تسلسل بھی نہیں ہے۔ کچھ طلبہ عناصر خمسہ کی درست تعریف نہ لکھ سکے۔ آزاد کی مذکورہ خوبی کا تذکرہ کرنے سے قاصر رہے۔ املا ناقص اور ذخیرۂ الفاظ سطحی تھے۔ مصنّف نے جس بنیادی نکتے کی طرف اشارہ کیا طلبہ اس تک نہ پہنچ سکے۔

**مثال:**

i۔ "ارکانِ خمسہ" سے مراد اگر اردو ادب سے تمام مشہور
شاعروں کو الگ کیا جائے تو اردو ادب میں کچھ نہیں رہے گا
اور حالیؔ کے بعد اردو ادب کے سب سے دوسرے بہترین
شاعر تو تھے مگر ان سب کے نہ ہونے پر اردو ادب نہ ہوتا۔
ii۔ انہوں نے اردو ادب کے کافی شعبوں میں
کام کیا۔
ii۔ حالیؔ کی طرح انہیں اصل شاعری کا اندازہ
تھا۔
iii۔ وہ شاعری کا اندازہ دوسرے شاعروں سے الگ
کیا کرتے تھے۔

---

(د) ایک مغربی شاعر کے خیال میں جس نے شوخی سے عالمِ فطرت (نیچر) پر کمالِ صنعت (آرٹ) کو ترجیح دی ہے۔ خوش آب موتیوں کا نشاط انگیز انتشار کے ساتھ فرشِ ریشمی پر بکھر جانا، روانئ آب سے زیادہ دلکش ہے، مگر اس سے زیادہ تر دلکش ہے کسی نازک خیال مصنّف کی مرصّع پیداوارِ دماغی، جو حسنِ صوری اور معنوی کے ساتھ آمد اور بے ساختہ پن کی تصویر ہو۔ اس کے سلیس و نفیس لٹریچر کا یہ وصفِ اضافی کہ روکھے پھیکے مسائل کو بھی اس لطافت سے جذب کر سکے کہ کہیں سے بارِ طبیعت نہ ہو اور افسانے (یعنی لائٹ ریڈنگ) کا لطف آئے۔

درج بالا عبارت کا سیاق و سباق بیان کرتے ہوئے اس کی وضاحت اپنے الفاظ میں کیجیے۔

## بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت نے سوال کا جواب بہتر انداز میں تحریر کیا ہے۔ بہتر جوابات میں جو مثالیں سامنے آئیں، اُس میں طلبہ نے سیاق وسباق کو مدنظر رکھ کر جواب کی وضاحت کی۔ طلبہ نے مشکل الفاظ کی وضاحت بھی کی۔ تحریر مربوط اور جامع ہونے کے ساتھ عمدہ ذخیرۂ الفاظ کا استعمال نظر آیا۔ سبق کا نام اور مصنف کا نام بھی درست تحریر کیا۔ دورانِ وضاحت جملوں میں ربط و تسلسل بھی قائم رکھا۔ جس نے تحریر کا تاثر بھی بڑھا دیا۔

## مثال:

درج بالا عبارت سبق (مضمون) مہدی افادی کی تحریر اردو لٹریچر کے
عنوان خمسہ سے لیا گیا ہے۔ یہاں مصنف کا اشارہ آزاد کی طرف
ہے جنہوں عام فطرت کے اوپر بیان کے بجائے مقفی اور مسجع تحریر کو
ترجیح دی وہ اپنے لفظوں سے ایسی نگین سازی کرتے تھے کہ اس
سے تحریر کی صوری اور ظاہری خوبیوں میں اضافہ ہو جاتا پھر ان کی
تحریریں معنوی لحاظ سے بھی بھرپور ہوتی اور اپنے اندر کئی اسباق
سمائے ہوئے ہوتی - آزاد سادہ لکھتے اور آسان زبان کا انتخاب
کرتے تاکہ وہ اپنا پیغام قاری تک با آسانی پہنچا سکیں اور پھر یہ بھی
ان کی لیاقت میں شامل تھا سنجیدہ اور خشک مضامین کو بھی
اس شوخی و ظرافت اور طنز و مزاح کے ساتھ پیش کرتے کہ کہیں سے
بھی یوں محسوس نہ ہوا کہ آزاد کہ یہ مضامین نہیں اور کسی ادبے
لکھے ہیں بلکہ ہلکا پھلکا طرز انداز اختیار کیا کہ پڑھنے میں لطف آئے۔

## ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی کم تعداد ایسی تھی جس نے اس سوال کا جواب سمجھ کر نہیں دیا۔ سبق کی درست نشاندہی نہ کر سکے۔ مصنّف کا حوالہ بھی درست تحریر نہیں کیا۔ طلبہ نے ہو بہو اقتباس لکھنے کی کوشش کی۔ ذخیرۂ الفاظ کی کمی کے باعث اپنا جواب سوال کے مطابق نہیں لکھا۔ املا کی اغلاط نے تاثر کو اور بھی ناقص بنا دیا۔ اقتباس میں موجود کلیدی نکتے کو واضح کرنے سے قاصر رہے۔

## مثال:

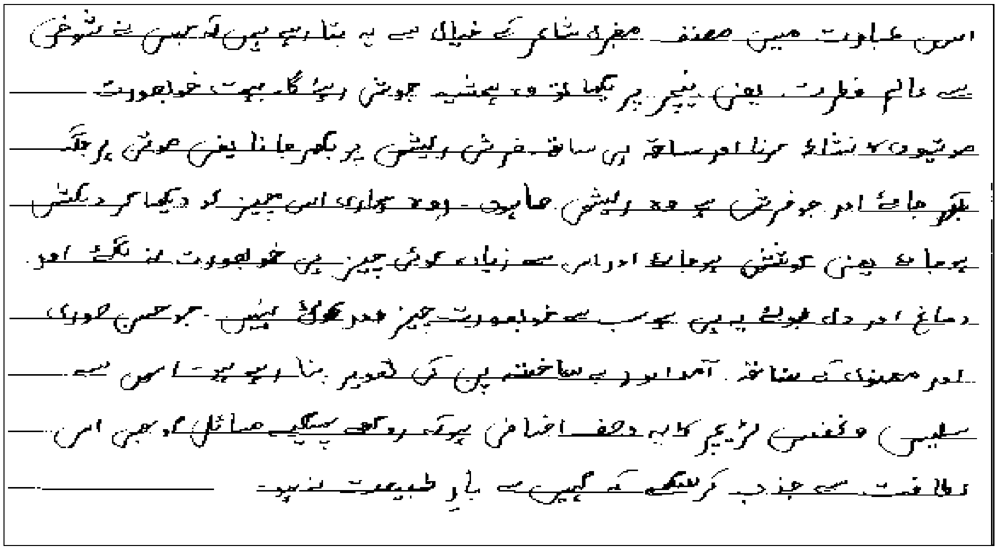

**تجاویز:**

- اس ضمن میں اساتذہ کو چاہیے کہ وہ بلند خوانی کروائیں اور طلبہ کو عبارتوں کی تشریح چھوٹے چھوٹے حصّوں میں کروائیں۔
- مہدی افادی کا مضمون مقابلۃً دیگر مضامین کے ذرا خشک ہے لہٰذا اس کی تشریح اور سبق کی وضاحت کروانی چاہیے۔

**سوال نمبر 2 :**

**(الف)** " علامہ اقبال اپنی طرزِ شاعری کے بانی بھی ہیں اور خاتم بھی"
درج بالا بیان کی روشنی میں علامہ اقبال کی شاعری پر تبصرہ کرتے ہوئے کم از کم **تین** خصوصیات تحریر کیجیے۔

**بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

طلبہ کی اکثریت نے سوال کی بنیادی روح کو سمجھ کر جواب دیا ہے۔ طلبہ کی اکثریت نے یہ سوال بہتر طریقے سے حل کیا ہے۔ جواب تحریر کرتے وقت مستند وضاحت سے کام لیا ہے۔ شاعری کی خصوصیات کو بہتر انداز میں بیان کیا ہے۔ اقبال کی شاعری کے نکات عمدگی سے بیان کیے۔

ربط و تسلسل کو بہتر انداز میں قائم کیا ہے۔ اقبال کو بطور تاریخی شخصیت سامنے لائے۔ طلبہ نے جو جواب لکھے ہیں وہ غلطی سے پاک تھے یا صرف دو غلطیاں کی ہیں۔ دی گئی سطور کا بہتر انداز میں استعمال کیا ہے ۔ مجموعی طور پر ایک اچھا تاثر قائم کرنے میں کامیاب رہے۔

## مثال نمبر1:

1۔ علامہ اقبال نے اپنی شاعری میں نوجوان نسل کو شاہین سے تشبیہ دی ہے
کہ یہ جانور تیز رفتار اور تیز نظر ہے تو نوجوان نسل بھی اسی کی طرح چلتی دنیا کے
ساتھ شانہ بشانہ چلیں اور ترقی حاصل کریں۔

2۔ علامہ اقبال کی نظموں کا مقصد عموماً مسلمان قوم کی اصلاح کرنا
ہے وہ ان کو نیند سے بیدار کرتے اور ان کو آگے بڑھنے اور ترقی کرنے
کو کہتے تاکہ دوسری قوموں کی طرح مسلمان مثالی قوم بن جائیں۔

3۔ علامہ اقبال زیادہ تر اپنی شاعری میں سادہ زبان اور عام فہم الفاظ
کا چناؤ کرتے تاکہ قاری کو دشواریوں کا سامنا کرنا نہ پڑے اور
باآسانی آپ کی بات ان تک پہنچ جائے اور قاری اس سے
مفید حاصل کریں۔

## مثال نمبر2:

• شاعرِ مشرق علامہ اقبال نے اپنی شاعری کے ذریعے مسلمانِ ہند کو
بیدار کیا۔ انہوں نے روایتی وصل اور فراق پر مبنی غزلوں سے
منہ موڑتے ہوئے عوام کی اصلاح و تعلیم کا ذمہ شاعری کے ذریعے
اٹھایا۔ • اپنے کلام میں مسلمانوں کے تعمیری مسائل کی نشاندہی کی اور
ان کے حل بھی بیان کیے جن میں سب سے اہم مذہب کی پیروی کو
بتلایا۔ ان کے نزدیک مغرب کی اندھی تقلید مسلمانوں کی تنزلی کا
سبب ہے۔ انہوں نے زندگی کو مسلسل جدوجہد کا نام دیا اور ایک مردِ مومن
میں شاہین کی سی پرواز اور خودی کا سبق دیا۔ • انہوں نے اپنی نظموں میں
سیاسی اشعار بھی کہے جن میں انگریزی طرزِ حکومت کا کھوکھلا پن
دکھایا۔ اسی طرح آزادی کے لیے آواز اٹھائی۔

## ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

بعض طلبہ جواب بہتر انداز میں نہ دے سکے۔ کچھ طلبہ اقبال کے طرزِ کلام سے ناواقف تھے۔ سوال کو سمجھ کر جواب لکھنا ایک آرٹ ہے، جب کہ طلبہ اس سے واقف نہیں تھے۔ بنیادی طور پر سوال کو سمجھنے میں دقّت کا سامنا نظر آیا۔ بعض طلبہ نے اقبال کے بجائے دیگر شعرا کی شاعری کی خصوصیات تحریر کر دیں۔ جواب لکھتے وقت بہتر الفاظ کا استعمال بھی نہیں کیا گیا۔ املا کی اغلاط بہت زیادہ کی گئیں۔ طلبہ تبصرہ کرنے کے انداز کو نہیں اپنا سکے۔

## مثال:

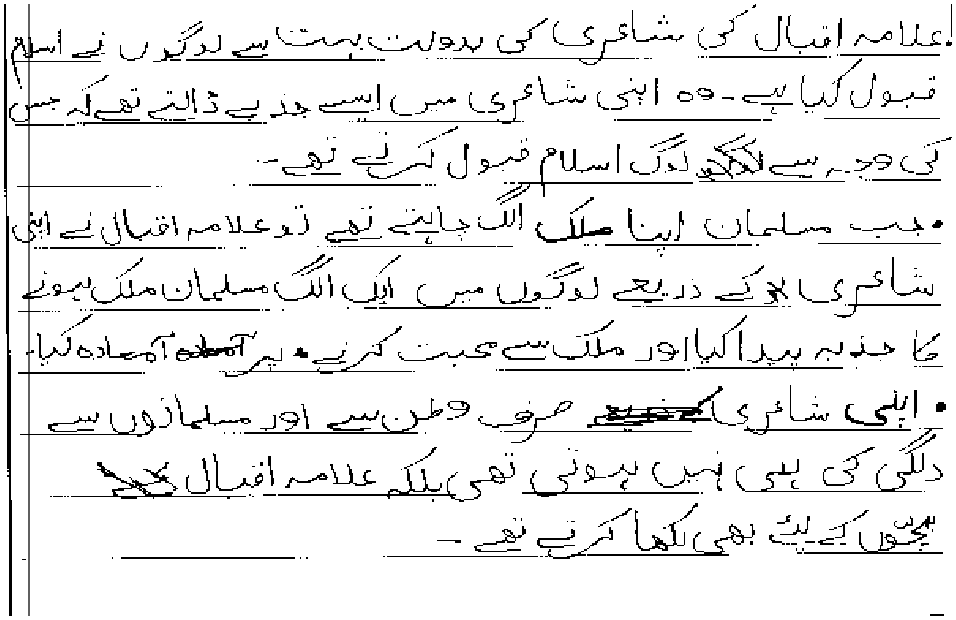


## تجاویز:

- نظم کی تدریس کے دوران طلبہ کو شاعر کی خوبیوں سے آگاہ کروانا چاہیے۔
- طلبہ سے امتحانی نقطۂ نظر سے اس طرح کے سوالات کی مشق کروانی چاہیئے۔
- طرزِ کلام کی وضاحت مثالوں کے ساتھ کرائی جائے۔

(ب)

زندگی سے ڈرتے ہو؟

زندگی تو تم بھی ہو، زندگی تو ہم بھی ہیں!

آدمی سے ڈرتے ہو؟

آدمی تو تم بھی ہو، آدمی تو ہم بھی ہیں!

آدمی زبان بھی ہے، آدمی بیاں بھی ہے،

اس سے تم نہیں ڈرتے!

حرف اور معنی کے رشتہ ہائے آہن سے، آدمی ہے وابستہ

آدمی کے دامن سے زندگی ہے وابستہ

اس سے تم نہیں ڈرتے!

"ان کہی" سے ڈرتے ہو

درج بالا نظم میں ن۔م راشد نے کن حقائق کا ذکر کیا ہے؟

**بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

طلبہ کی کم تعداد ایسی تھی جس نے اس سوال کا مکمل درست جواب تحریر کیا۔ طلبہ نے انسانی زندگی کے حقائق پر روشنی ڈالی ہے۔ انسان کی انا پرستی کے رویے کو واضح کیا ہے۔ انسان اپنی موت و آخرت سے خوفزدہ ہے اس بات کی وضاحت کی ہے۔ ربط و تسلسل کو بہتر انداز میں قائم کیا ہے۔ طلبہ نے جو جواب لکھے ہیں وہ غلطی سے پاک تھے یا صرف دو غلطیاں کی ہیں۔ دی گئی سطور کا بہتر انداز میں استعمال کیا ہے۔

## مثال:

نظم زندگی سے ڈرتے ہو میں ن۔م۔ راشد نے انسانی زندگی کے حقائق پر روشنی ڈالی ہے۔ شاعر اپنے
نظم کے ذریعے انسانی جذبات و احساسات کا تذکرہ کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ انسان اپنی
زندگی سے ڈرتا ہے کہ کہیں وہ اسے کھو نہ دیں۔ حالانکہ ایک نہ ایک دن اس جہان فانی کو چھوڑ کر جانا ہے مگر انسان
کو اس بات کی منظوری نہیں ہے۔ خدا تبارک و تعالیٰ نے انسانوں کو ایک ساتھ مل جل کر زندگی بسر کرنے کیلئے
پیدا کیا ہے مگر آدمی کو آدمی سے ہی ڈر لگتا ہے۔ مفلسی میں پڑا شخص امیر سے ڈرتا ہے جبکہ خدا نے دونوں کو ہی
بنایا ہے۔ شاعر ... فرماتے ہیں کہ رشتوں میں مٹھاس و مضبوطی صرف آدمی پہ منحصر کرتی ہے مگر انسان
تو فطرتاً انا پرست واقع ہوا ہے۔ اور انسانوں کی یہی عادت رشتوں کو کمزور کر دیتی ہے۔ چنانچہ جو بندہ
رشتوں کی عزت نہیں کرتا معاشرے میں اپنا وقار کھو دیتا ہے۔ نیز شاعر ذکر فرماتے ہیں کہ انسان چاہے بھی نیکی
کا راستہ اختیار کرے مگر موت سے ڈرتا ہے۔ انسان مادی زندگی کی خاطر اپنی روحانی زندگی کو کہیں دور
چھپا دیتا ہے مگر حقیقت یہی ہے کہ وہ دل ہی دل میں موت و قیامت سے خوفزدہ ہوتا ہے۔

### ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت ایسی تھی جس نے اس سوال کا مکمل درست جواب تحریر نہیں کیا۔ سوال میں دی گئی ہدایات کو نظر انداز کیا۔ شاعر کا نام دیا جانے کے باوجود غلط لکھا ہے۔ جواب کی وضاحت بالکل غیر متعلقہ کی ہے۔ غلط تشریح کی ہے۔ املا کی اغلاط نے بھی تاثر کو کافی کم کر دیا۔ لکھے گئے جواب میں ربط و تسلسل بھی نہیں تھا۔ دی گئی سطور کا استعمال بھی درست انداز میں نہیں کیا۔

**مثال:**

اس نظم میں ن۔م راشد نے انسان کے خوف کے بارے میں بتایا
ہے کہ وہ ہر چیز سے ڈرتا ہے۔ وہ زندگی سے ڈرتا ہے اس لیے آنے
والے وقت کا خوف طاری ہوتا ہے۔ وہ دوسرے لوگوں سے جو اس کے
جیسے ہیں ان سے ڈرتا ہے۔ وہ بے اُمیدی سے ڈرتا ہے اور وہ نامعلوم
وقت سے ڈرتا ہے جو وہ پہلے بھی گزار چکا ہے اور پھر سے گزارے گا۔ اس
میں شاعر یہ کہتے ہیں کہ ہمیں انسان کو صرف خدا پر بھروسہ رکھنا
چاہیے کیونکہ وہ ہر وقت کو گزارتا ہے اور اس سے دعا کرے اور پھر
اس وقت کو نکالنے کا بس اس سے دعا مانگو۔

**تجاویز:**

- نظم کی تدریس کے دوران طلبہ کو نامور شعرا کا کلام پڑھنے کی طرف مائل کریں۔
- کمرہ جماعت میں بیت بازی کا اہتمام کریں۔ یہ سرگرمی یقیناً طلبہ کے شعری ذوق کو جلا بخشے گی۔
- طلبہ کو اس جانب راغب کریں کہ وہ شاعری کی کتابیں پڑھیں یا جو وہ پڑھتے ہیں۔ وہ ایک دوسرے سے شئیر کریں۔
- شعراء کا تعارف، کلام بطور نمونہ جماعت میں سنائے جائیں یا دکھائے جائیں اور ویب سائٹس کے حوالے دیے جائیں۔

**(ج)**

ہوا خیمہ زن کاروانِ بہار! ارم بن گیا دامنِ کوہسار

اُٹھا ساقیا پردہ اس راز سے!

لڑا دے ممولے کو شہباز سے

درج بالا بند کی تشریح شاعر کے حوالے کے ساتھ کیجیے۔

## بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے سوال کی بنیادی روح کو سمجھ کر جواب تحریر کیا۔ سوال کی وضاحت مکمل اور درست انداز میں کی۔ الفاظ کا استعمال بھی بہتر کیا۔ ربط و تسلسل کو بہتر انداز میں قائم کیا ہے۔ دی گئی سطور کا بہتر انداز میں استعمال کیا ہے۔

## مثال:

حوالہ: مندرجہ بالا بند نظم "ساقی نامہ" سے لیا گیا ہے جس کے
شاعر علامہ اقبال ہیں انھوں نے اپنی شاعری کے ذریعے نوجوان قوم کو
جگایا ہے۔ تشریح: اس میں شاعر علامہ اقبال کہہ رہے ہیں جیسے
ہی بہار آمد ہوتی ہے تو ایسے لگتا ہے پہاڑوں کے درمیاں کی جگہ جنت
کا ٹکڑا بن گئی ہو۔ ہر طرف ہریالی خوشبو مہکی ہوئی ہے۔ اور بہار
کی آمد ہر طرف خوشیاں بکھیر دیتی ہے۔ مزید کہہ رہے ہیں کہ اے!
شراب پلانے والے مجھے ایسی شراب پلا کہ جو میرے اور اس راز
کے درمیان جو پردہ حائل ہے وہ جل جائے وہ راز عیاں ہو ایک
ممولے جیسے کمزور پرندے کو شہباز جیسے طاقتور پرندے سے لڑوا دے
کہ ایک کمزور بھی طاقتور کا مقابلہ کرنا چاہے تو کر سکتا ہے۔

## ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی اکثریت سوال کا درست جواب تحریر نہیں کر سکی۔ جوابات کو پڑھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ بارھویں جماعت کے طلبہ میں شعری خیال تحریر کرنے کی صلاحیت مفقود ہے۔ تحریر کردہ جوابات سے اندازہ ہوتا ہے کہ طلبہ میں سوال کی تفہیمی صلاحیت کی کمی بھی ہے۔ اس جماعت کی سطح کے حساب سے ذخیرۂ الفاظ نہ ہونے کے برابر ہے۔ تحریر میں ربط و تسلسل کی کمی بھی واضح نظر آئی۔

**مثال:**

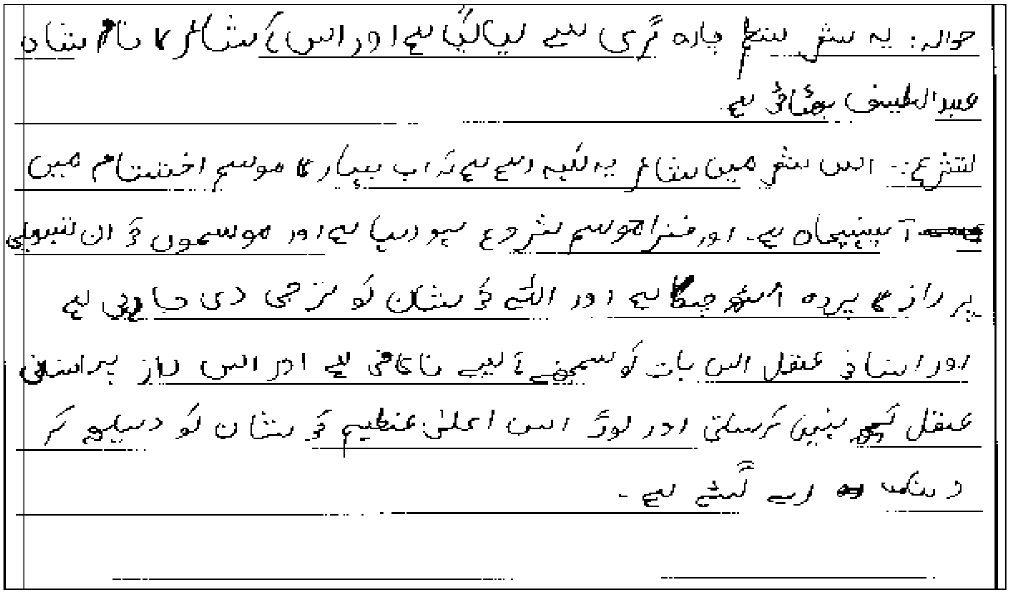
حوالہ: یہ شعر سُر چارہ گری سے لیا گیا ہے اور اس کے شاعر کا نام شاہ
عبداللطیف بھٹائی ہے۔
تشریح:- اس شعر میں شاعر یہ کہہ رہے ہیں کہ اب بہار کا موسم اختتام میں
آ پہنچا ہے۔ اور خزاں موسم شروع ہو رہا ہے اور موسموں کی ان تبدیلی
پر راز کا پردہ اٹھ چکا ہے اور اللہ کی شان کو ترجیح دی جا رہی ہے
اور انسانی عقل اس بات کو سمجھنے کے لیے ناکافی ہے اور اس راز پر انسانی
عقل کچھ نہیں کر سکتی اور لوگ اس اعلیٰ عظیم کی شان کو دیکھ کر
دنگ رہ گئے ہیں۔

(د) شاہ عبد اللطیف بھٹائی کے کلام کی کوئی **تین** نمایاں خوبیاں تحریر کیجیے۔

**بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

طلبہ نے شاہ عبداللطیف بھٹائی کے کلام کی خوبیاں انتہائی جامع اور موئثر انداز میں بیان کی ہیں۔ لکھے گئے جوابات میں ربط و تسلسل قائم رکھا ہے۔ انکے کلام میں موجود پیغام اور مقصدیت کو واضح کیا ہے۔ املا کی اغلاط کا تناسب کم نظر آیا۔ دی گئی سطور کا مکمل استعمال کیا ہے۔

## مثال:

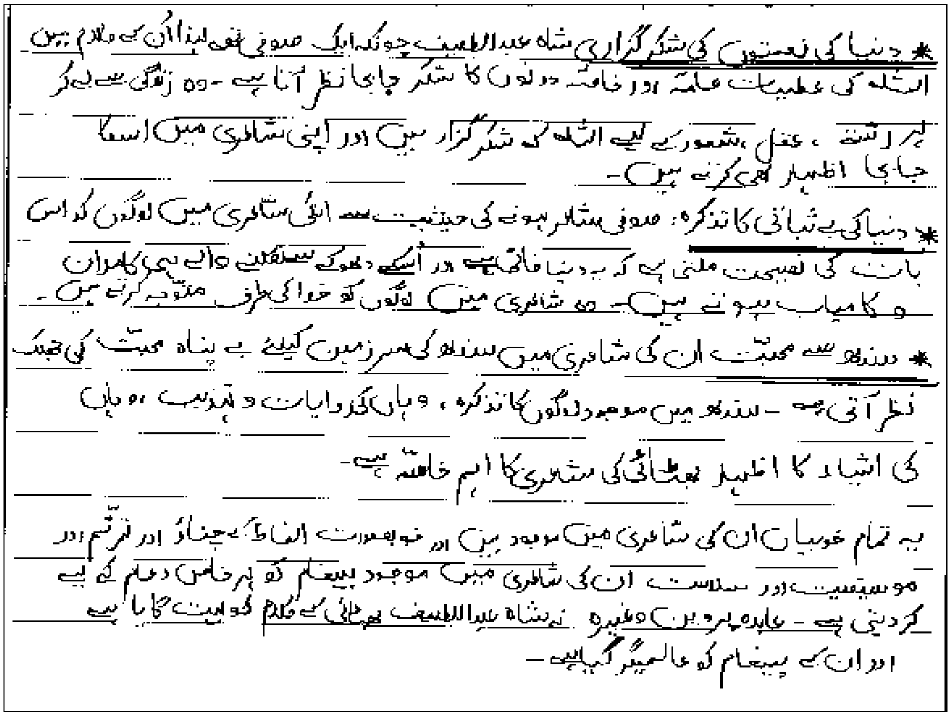
* دنیا کی نعمتوں کی شکر گزاری شاہ عبداللطیف چونکہ ایک صوفی تھے لہٰذا اُن کے کلام میں
اللہ کی عطیات عامہ اور خاصہ دونوں کا شکر جا بجا نظر آتا ہے۔ وہ زندگی سے لے کر
ہر رشتے، عقل، شعور کے لیے اللہ کے شکر گزار ہیں اور اپنی شاعری میں اسکا
جا بجا اظہار بھی کرتے ہیں۔
* دنیا کی بے ثباتی کا تذکرہ: صوفی شاعر ہونے کی حیثیت سے انکی شاعری میں لوگوں کو اس
بات کی نصیحت ملتی ہے کہ یہ دنیا فانی ہے اور اسکے دھوکے سے بچنے والے ہی کامران
و کامیاب ہوتے ہیں۔ وہ شاعری میں لوگوں کو خدا کی طرف متوجہ کرتے ہیں۔
* سندھ سے محبت: ان کی شاعری میں سندھ کی سرزمین کیلئے بے پناہ محبت کی جھلک
نظر آتی ہے۔ سندھ میں موجود لوگوں کا تذکرہ، وہاں کی روایات و تہذیب وہاں
کی اشیاء کا اظہار بھٹائی کی شاعری کا اہم خاصہ ہے۔
یہ تمام خوبیاں ان کی شاعری میں موجود ہیں اور خوبصورت الفاظ کا چناؤ اور ترنم اور
موسیقیت اور سلاست ان کی شاعری میں موجود ہے جو ہر خاص و عام کے لیے
گرویدہ کر دیتی ہے۔ عابدہ پروین وغیرہ نے شاہ عبداللطیف بھٹائی کے کلام کو بہت گایا ہے
اور ان کے پیغام کو عالمگیر کیا ہے۔

- **ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

طلبہ کی اکثریت نے حوالہ نظم و شاعر غلط لکھا ہے۔ طلبہ کی کم تعداد ایسی ہے جس نے درست خصوصیات تحریر کی۔ طلبہ نے خصوصیات مبہم انداز میں تحریر کی ہے۔ کچھ طلبہ ایک بھی بنیادی نکتہ تحریر کرنے سے قاصر رہے اور سطحی وضاحت کی ہے۔ خصوصیات تحریر کرتے ہوئے مناسب ذخیرۂ الفاظ کا استعمال نہیں کیا ہے۔ مجموعی طور پر اس سوال کے حوالے سے طلبہ کی جانب سے بہتر تاثر نہیں رہا۔

**مثال:**

ج:- شاہ عبدالطیف بھٹائیؒ نے اپنے کلام فرمات میں ~~دنیا کے توران~~
~~کے بارے میں~~ یہ بتایا ہے کہ
۱) انہوں نے یہ بتایا ہے کہ دنیا صرف دولت ہی کو اوپر رکھتی ہے
محنتی انسان کی کوئی ضرورت نہیں ہے، جس کے پاس دولت ہے وہ
ہی آگے ہے اور اچھی پوسٹ پر ہے اور [illegible]
۲) انہوں نے یہ بھی بتایا کہ آج کل کے نوجوان لڑکے فیشن میں کھو گئے
ہیں کہ وہ کیا ہے جیسے آج کل کے لڑکے لڑکیوں کی طرح بال لمبے کرنے
لگے ہیں اور سارے نوجوان پھٹے ہوئے جینس پہنتے ہیں
۳) کہ آج کے دور میں اچھی زندگی کوئی معنی نہیں رکھتی ہے، آپ کی
پہچان کسی بڑے سے ہونی چاہئے اس وجہ سے آپ کی زندگی سنوار جائے گی

**سوال نمبر3:**

درج بالا تصویری خاکے کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے رودادیا مضمون تحریر کیجیے۔

**ہدایات:**

1۔ اپنی تحریر کا عنوان تجویز کیجیے۔

2۔ حالیہ واقعات کو مدِّ نظر رکھیے۔

3۔ طنز و مزاح کی خوبی کو اپنی تحریر کا حصّہ بنائیے۔

4۔ لکھنے کے لیے جس صنف کا انتخاب کریں اُس پر ✓ کا نشان لگائیں ۔

**روداد / مضمون**

**بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

طلبہ کی اکثریت نے تخلیقی تحریر کا سوال بہت عمدہ طریقے سے کیا ہے۔ موضوع کا تعلق حالیہ واقعات سے تھا اس لیے طلبہ کی اکثریت نے بہتر انداز میں جواب تحریر کیا۔ طلبہ نے کھل کر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تصویر کے اندر پوشیدہ پیغام کو عمدگی سے سمجھا ہے۔ نہایت ہی اچھے الفاظ کا استعمال کرتے ہوئے اپنی تخلیقی صلاحیتوں کا استعمال کیا۔ اپنی بات کی وضاحت کے لیے ضرب المثل اور اشعار بھی استعمال کیے۔ حالیہ واقعات کے پیشِ نظر طنز و مزاح کا بھی استعمال کیا۔ مضمون نگاری کے تمام پہلوؤں کو مدِّ نظر رکھا مثلاً تمہید، نفسِ مضمون اور اختتام بہتر انداز میں پیش کیا۔

طلبہ نے لکھے گئے اپنے جواب میں کم از کم چھ جملوں میں ربط و تسلسل رکھا۔ ہدایت میں درج نکتے کے مطابق تحریر کا عنوان دیے گئے موضوع کے حوالے سے تحریر کیا۔ تحریر میں اقتباس کو مدِّ نظر رکھتے ہوئے موضوع سے مطابقت رکھنے والے کم از کم چار الفاظ تحریر کیے۔ زیادہ تر طلبہ نے مافی الضمیر موجودہ دور کے حوالے سے بہتر انداز میں بیان کیا ہے۔ غلطی سے پاک تحریر یا پھر صرف دو غلطیاں کی گئیں۔ طلبہ نے سیاسی اور معاشرتی مسائل کو عمدہ طریقے سے اپنی تحریر کا حصّہ بنایا ہے۔

## مثال:

رودادِ / مضمون

ہاتھی کے دانت !!! کھانے کے اور دکھانے کے اور

پچھلے الیکشن کی بات ہے یہی موسم تھا اسی طرح کی ہی شدید گرمی تھی۔ گلیاں نیلے
پیلے رنگوں اور تشہیری ورقہ جات سے لدی ہوئی تھیں۔ الیکشن کی آمد آمد
تھی۔ وزیروں، ایم پی اے، ایم این اے کا ہمارے علاقے میں لائن
لگی ہوئی تھی تانتا بندھا ہوا تھا۔ کبھی کوئی بڑا آ رہا ہے کبھی کوئی بڑا جا رہا ہے
اسی اثنا میں کھانے پینے والے گھرانے دن بڑے وزیروں مشیروں کو چائے
وغیرہ پر مدعو بھی کر رہے تھے تاکہ محلے والوں اور علاقے والوں پر رعب جما
سکیں اور وہ وزیر و مشیر بھی آخر ہیں تو پاکستانی ہی ناں!! اور قارئین
اکرام آپکو بتانا ہی ہوگا کہ پاکستانی کھانے پہ کیسے ٹوٹ پڑتے ہیں، ٹوٹ پڑتے ہیں کیا
صرف مٹ ہیں۔ وہ وزرا اور بیوروکریٹس بھی اسی طرح دعوتیں اڑانے میں
مشغول تھے۔ خیر چھوڑیے!! آ گیا وہ شہکار دن جس کا سب کو انتظار
تھا سارا دن رولا پڑا رہا کوئی ادھر جا رہا ہے کوئی اپنا ووٹ کاسٹ کرنے جا
رہا ہے کوئی کرکے آ رہا ہے۔ میں بھی اپنے والد محترم کے ساتھ ووٹ کاسٹ کرنے چلا گیا
بہت ہلچل مچی ہوئی تھی ہر غریب و امیر پیدل و سوار ووٹ کاسٹ کرنے کے لیے
دوڑا چلا جا رہا تھا۔ الیکشن ہو گیا مضبوط پارٹیاں جیت گئی کمزور ہار گئیں۔
میرے والد محترم بھی چار پانچ دفعہ الیکشن کو میں ہر گئے تھے اپنے پارٹی رہنما کے ساتھ
لیکن بد قسمتی سے اُن کی پارٹی کو ہار سے دوچار ہونا پڑا تھا۔ الیکشن ہوئے ۱ مہینہ
گزر گیا، دوسرا گزر گیا، تیسرا گزر گیا مگر اباجی ہر دفعہ یہی کہتے تھے کہ بیٹا تم
پریشان نہ ہو عنقریب ہمارے محلے میں گیس بھی آجائے گی اور شہر
جانے والی سڑک بھی مہر صاحب پختہ کروانے کا وعدہ کر گئے ہیں۔

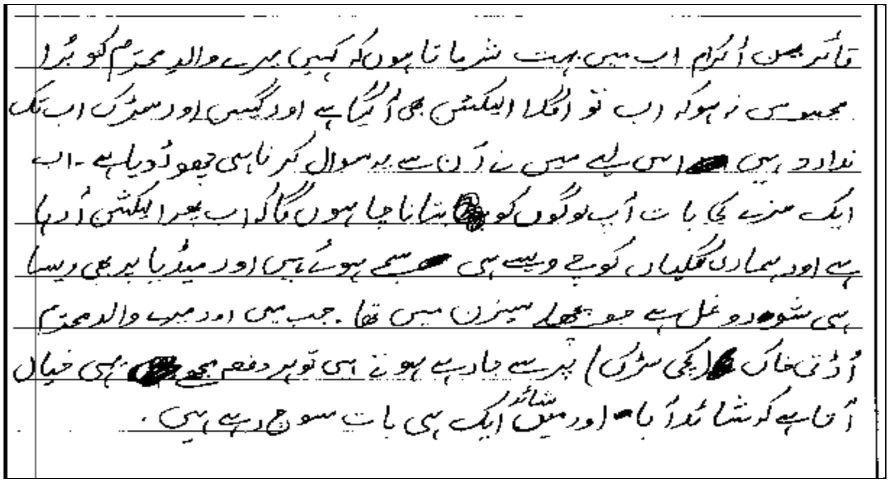

ماسٹر یسین اکرم اب میں بہت شرماتا ہوں کہ کہیں میرے والد محترم کو برا
محسوس نہ ہو کہ اب تو اگلا الیکشن بھی آ گیا ہے اور گیس اور سڑک اب تک
نادارد ہیں اس لیے میں نے ان سے یہ سوال کرنا ہی چھوڑ دیا ہے۔ اب
ایک مزے کی بات آپ لوگوں کو بتانا چاہوں گا کہ اب پھر الیکشن آ رہا
ہے اور ہماری گلیاں کوچے ویسے ہی [illegible] ہوئے ہیں اور میڈیا پر بھی ویسا
ہی شور و غل ہے جو پچھلے سیزن میں تھا۔ جب میں اور میرے والد محترم
اُڑتی خاک کچی سڑکوں پر سے جا رہے ہوتے ہیں تو ہر دفعہ مجھے یہی خیال
آتا ہے کہ شاید گزرا سال اور میں شاید ایک ہی بات سوچ رہے ہیں۔

## ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی بہت کم تعداد ایسی تھی جو تصویر اور موضوع میں ہم آہنگی نہ رکھ سکی۔ طلبہ تصویر میں چھپے پیغام کی وضاحت نہ کر سکے۔ مضمون یا روداد لکھنے کے بجائے کچھ طلبہ نے کہانی لکھ دی۔ املا کی اغلاط بہت زیادہ تھیں۔ طنز و مزاح کا عنصر بھی تحریر میں شامل نہیں تھا۔ جملوں میں ربط و تسلسل کی کمی بھی تھی۔ اکثر طلبہ عمدہ اور معیاری الفاظ استعمال نہ کر سکے۔ الفاظ کا استعمال بھی معیاری نہیں کیا گیا۔ لکھے جانے والے مضامین کی ساخت بھی بہتر نہیں تھی۔ عنوان لکھنے کے بجائے پورا پورا جملہ لکھ ڈالا۔

## مثال:

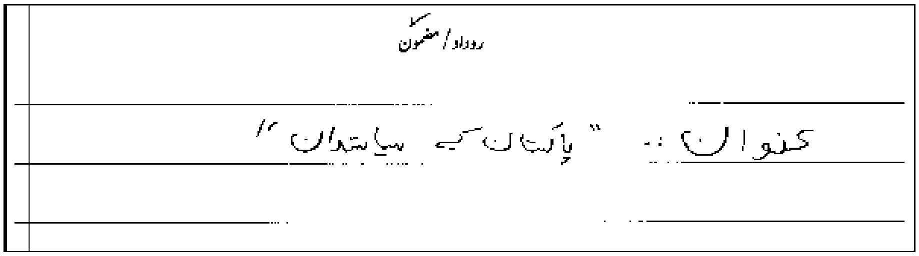

روداد / مضمون

عنوان :- "پاکستان کے سیاستدان"

ملکِ خداداد پاکستان میں جس طرح آبادی میں اضافہ ہو رہا ہے ٹھیک ویسے ہی سیاسی [illegible] جماعتوں کی تعداد میں اضافہ ہوتا جا رہا ہے جس کے سبب عوام خاصی پریشان نظر آتی ہے کہ عام انتخابات میں کس جماعت کا ساتھ دیں جس سے اس ملک کی وقار و سلامتی قائم و دائم رہے۔

ہمارے ملک کی جماعتوں کا شاید یہ منشور میں شامل ہوتا ہے کہ انتخابات سے پہلے [illegible] عوام کی ہر بات سر آنکھوں پر، عوام کی حضوری، ووٹ کے مسائل حل کرانے کی جدوجہد مگر جوں ہی جناب سیاسی لیڈران "تختِ اقتدار" پر قدم رکھتے ہیں اپنے سارے دعوے، وعدے، قسمیں اس طرح سے بھول جاتے ہیں کہ ایسا کچھ کیا ہی نہ ہو۔

لگتا ہے ہمارے سیاستدانوں کو کہ جیسے وہ ہی فقط بادشاہ، شہنشاہ لازوال ہیں یہی اپنے ملک کرسی اقتدار کے خدائے مطلق ہیں اور عوام شاید جانوروں سے بھی بدتر کوئی شے ہے۔ جب کام لینا چاہا استعمال کیا اور پھر دھتکار دیا۔

یہ ہمارے ملک کی سیاسی [illegible] سرگرمیوں کا مختصراً حال ہے، ورنہ اس ملک کی سیاست اور سیاستدان پوری دنیا میں [illegible] شہرت یافتہ ہیں۔ جن کی [illegible] معصومیت صداقت شرافت عجز [illegible] کی مثال کائنات میں شاید شیطان کے سوا کوئی نہیں۔

**تجاویز:**

- ❖ طلبہ کو تخلیقی تحریر کے حوالے سے کمرۂ جماعت میں زیادہ سے زیادہ کام کروانا چاہیے۔
- ❖ مختلف تصاویر دے کر ان تصاویر کے لیے عنوان منتخب کرنے کی سرگرمی کا انعقاد کروانا چاہیے۔
- ❖ سماجی و معاشی مسائل پر تصاویر کا انتخاب طلبہ سے کروانا چاہیے۔
- ❖ منتخب کردہ موضوعات پر بحث و مباحثہ کروانا چاہیے۔
- ❖ طلبہ کی دلچسپی کو قائم رکھنے کے لیے مختلف تصاویر دے کر مقابلہ کروانا چاہیے۔ تاکہ وہ ایک اچھی تحریر تخلیق کر سکیں۔

**سوال نمبر 4:**

آپ نے اپنے ایک ایسے دوست کی عنقریب خیریت دریافت کی ہے، جو ایک چلتی ہوئی ٹرین پر موبائل سے سیلفی (از خود اپنی تصویر موبائل کیمرے سے لینا) لیتے ہوئے حادثے کا شکار ہو کر ہسپتال میں داخل ہے۔ بعد ازاں عیادت، اپنے چھوٹے بھائی کو جو سیلفی لینے کا بہت شوقین ہے اس حوالے سے ایک خط تحریر کیجیے، جس میں اُسے یہ بتائیے کہ اُسے سیلفی لیتے وقت کن باتوں کا دھیان رکھنا ہے؟ اس حوالے سے کم از کم دو موئثر نکات لکھیے۔

**بہتر جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:**

یہ غیر رسمی خط تھا جس کا جواب طلبہ کی اکثریت نے بہتر انداز میں دیا ہے۔ چھوٹے بھائی کو سیلفی لیتے وقت کن باتوں کا دھیان رکھنے اور ہدایت کے حوالے سے اکثر طلبہ نے بہت موثر انداز میں نکات تحریر کیے۔ بہتر جوابات میں جو مثالیں سامنے آئیں، اُن میں طلبہ نے کم از کم چار جملوں میں ربط و تسلسل رکھا۔ درست ہدایت اور اپنے خیالات کا اظہار بھی بہتر انداز میں کیا ہے۔ قوتِ مشاہدہ کے بل پر ہمارے طلبہ نے اس ضمن میں بہتر نکات تحریر کیے۔ خط کے بنیادی درست اجزا لکھے۔ موضوع کے حوالے سے کم از کم چار جملے تحریر کیے۔ غلطی سے پاک تحریر تھی یا صرف دو غلطیاں کیں۔ دی گئی سطور کا بہتر انداز میں استعمال کیا۔

## مثال نمبر1:

کمرہ امتحان

ا-ب-ج روڈ،

کراچی

15- مئی - 2017ء

پیارے بھائی جان!

السلام علیکم۔ کیسے ہو بھئی؟ کافی دنوں سے نہ کال کی ہے نہ میسج اور اگر یہ پریشان ہونے کی وجہ کافی نہیں ہے تو جو دنوں سے تم نے کوئی سیلفی بھی نہیں ڈالی فیس بک پر۔ کیا چکر ہے؟ چھین تو نہیں گیا موبائل؟ خط اس لیے لکھا ہے کہ کچھ دیر تم اپنی آنکھوں کو آرام دو اور اسکرین سے دور ہٹ جاؤ۔ اس کے علاوہ تمہیں ایک دلچسپ واقعے سے بھی آگاہ کرنا ہے۔ افسوس ناک خبر ہے مگر تم جیسے لوگوں کے لیے تو دلچسپ ہی ہوگا۔

اب سنو! شکیل یاد ہے؟ میری کلاس میں جو پڑھتا تھا؟ وہ کل ٹرین میں سفر کرتا ہوا تمہاری طرح سیلفی لے رہا تھا، مگر اللہ توبہ کہ یہ روشنی اچھی نہیں تھی تو کھڑکی کے باہر ہاتھ نکال لیا کہ اچھی روشنی میں تصویر اچھی آئے گی۔ اب ہوا کیا؟ ایک سرنگ آگئی اور اس کا ہاتھ بھی ساتھ لے چلی۔ ہسپتال میں داخل ہے۔ اس لیے اب تم بھی باز آجاؤ۔ اتنی تصویریں نہ لیا کرو اور اگر لو تو کم از کم آس پاس کے ماحول کو ضرور دیکھ لیا کرو۔ کہیں اگر اتفاق سے تو نہیں ہے کوئی گاڑی، سائیکل تو نہیں ہے؟ اس کے علاوہ زیادہ سنسان جگہوں پر اپنا موبائل نہ نکالا کرو۔ چھین جائے گا کسی دن۔ اردگرد نظر دوڑا لیا کرو اور زیادہ خطرناک جگہ پر تصویر نہیں لیا کرو کہ کچھ اوپر سے گر جائے یا تم اوپر سے نیچے گر جاؤ۔ چلتی گاڑی میں تو ہرگز مت لینا تصویر۔ اتنے لوگ انہی طریقوں سے سیلفی لیتے ہوئے مر چکے ہیں۔ جان اللہ کے پاس جانی ہے تصویر نہیں۔ زندگی بہتر کرو روشنی نہیں۔

بس اتنا ہی کہنا تھا۔ اپنا خیال رکھنا اور امی ابو کو سلام بھیجنا۔ ایک گھر کی تصویر اسی طرح خط کے ساتھ بھیجنا اور میسج مت کرنا!

فقط،

تمہاری پیاری بہن،

ا-ب-ج

## مثال نمبر2:

کمرہ امتحان،

۱۰ مئی ، ۲۰۱۷،

کراچی۔

پیارے بھائی

اسلام علیکم۔

آپ کا خط موصول ہوا سن کر بڑی خوشی ہوئی آپکی طبیعت ٹھیک ہے اور اللہ کے فضل وکرم سے ہم سب بھی یہاں خیر و عافیت سے ہیں۔

دراصل میں نے یہ خط آپکو ایک بڑے بھائی ہونے کی حیثیت سے ایک اصلاح کے لئے لکھی ہے کہ حال ہی میں میرے ایک دوست جو کہ چلتی ہوئی ٹرین سے سیلفی لیتے وقت حادثے کا شکار ہوگیا ہے اور اب وہ ایک ہاتھ سے معزور بھی ہوگیا ہے اور جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ آج کل کا معاشرہ بڑھتی ہوئی فیشن کو کس طرح اپنے اندر سمار رہی ہے اور آپکی بھی یہی عادت رہی ہے کہ آپ بھی چلتے پھیرتے کسی دلفریب چیز کے دیکھتے ہی سیلفی بنانے لگتے ہیں۔ اس وجہ سے میں آپ کو بتا تا چلوں کہ آپکو سیلفی لیتے وقت کن کن باتوں کا خیال رکھنا ہے۔

i) سیلفی لیتے وقت دائیں بائیں چاروں طرف دیکھ لیں کہ کوئی ناگہانی ہونے والی چیز تو نہیں ہے۔

ii) سڑکوں پر تو بالخصوص آپ نے سیلفی لینی ہی نہیں ہے اور اگر مجبوراً یہ عمل صادر ہوجائے تو آگے پیچھے دیکھ لیں کہ گاڑیاں چل تو نہیں رہی ہیں۔

iii) ہوٹلوں اور شاپنگ مال کے اندر سیلفی لیتے وقت دھیان رکھنا لازمی ہے کہ ہڑبڑی میں کوئی آدمی ٹکرا نہ جائے اور آپکو نقصان کا سامنا کرنا پڑے۔

iv) بالخصوص اسٹیشن میں بھی احتیاط رکھنی چاہیئے کہ ارد گرد لوگوں کا ہجوم کیا ہے۔

اُمید ہے کہ آپ میری ان باتوں پر عمل کریں گے اور اپنے آپ کو کسی بھی ناگہانی واقعے سے محفوظ رکھیں گے۔

آپکا پیارا بھائی

ا۔ ب۔ ج

## ناقص جوابات کی صورت جو مثالیں سامنے آئیں اُن میں:

طلبہ کی قلیل تعداد نے رسمی خط کو غیر رسمی انداز میں تحریر کیا ہے۔ خط کا اسلوب درست نہیں تھا، خط کی زبان بھی غیر رسمی اختیار نہیں کی گئی۔

خط کی ساخت نہایت ناقص تھی۔ طلباء نے خط کے پیشانی والے حصّے میں غلطی کی۔ خط (لکھائی) بہت شکستہ ہے اور املا کی اغلاط بھی کثرت سے ہیں ۔ابتدائیہ، نفسِ مضمون اور اختتام کسی بھی حصّے کو واضح نہیں کیا گیا ہے۔اس درجے پر عموماً طلبہ سے کافی توقعات کی جاتی ہیں کہ وہ زبان و بیان کے لحاظ سے کافی بہتر ہوں گے، لیکن جوابات کو دیکھ کر کافی مایوسی ہوئی۔ املا کی اغلاط کثرت سے کی گئیں۔ ذخیرۂ الفاظ کا استعمال جماعتی سطح کے مطابق نہیں کیا گیا۔ دی گئی سطور کا استعمال بھی درست انداز میں نہیں کیا گیا۔

## مثال:

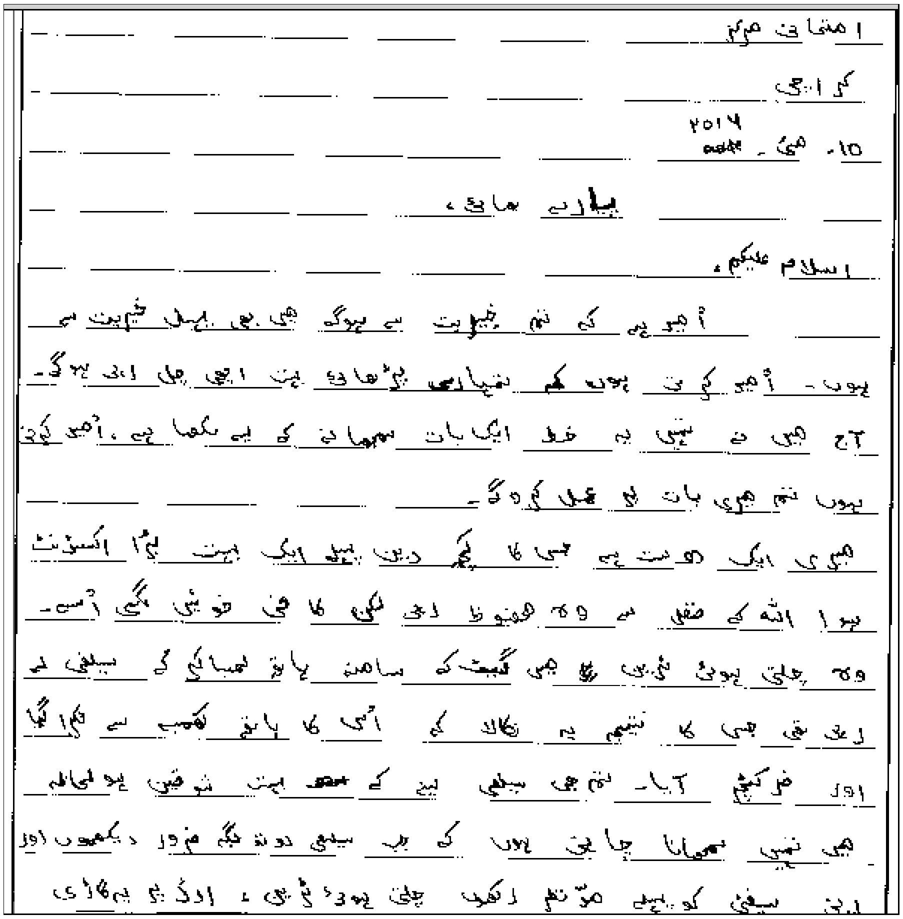
امتحانی مرکز
کراچی
۱۵- مئی - ۲۰۱۶
پیارے بھائی،
اسلام علیکم،
اُمید ہے کہ تم خیریت سے ہوگے میں بھی یہاں خیریت سے
ہوں۔ اُمید کرتی ہوں کہ تمہاری پڑھائی بہت اچھی چل رہی ہوگی۔
آج میں نے تمہیں یہ خط ایک بات سمجھانے کے لیے لکھا ہے، اُمید کرتی
ہوں تم میری بات پر عمل کرو گے۔

**تجاویز:**

- تخلیقی صلاحیت بڑھانے کے لیے دورانِ تدریس طلبہ سے ذخیرہ الفاظ کا (Bank) بنوایا جائے اہم نکات دہرائے جائیں اور اُن سے کہا جائے کہ وہ لکھیں۔
- مشقیں بار بار کروانے سے وہ بہتر انداز میں مافی الضمیر بیان کر سکیں گے۔
- جماعت میں بورڈ کی مارکنگ اسکیم کے حوالے اور طریقہ کار سے خط لکھوایا جائے۔
- خط کے درست اجزاء پیشانی، متن، اختتامیہ وغیرہ کی تیاری کے لیے زیادہ سے زیادہ مشق کروائی جائے۔